اشک ہائے فراق بوفات الشیخ البنوری رحمہ اللہ

متوفی ۳رذوالقعدۃ ۱۳۹۷ھ ۱۸راکتوبر ۱۹۷۷ء

مرسلہ: مولانا محمد عمران ولی، استاذ جامعہ

زیرِنظر نذرانۂ عقیدت حضرت مفتی محمد ولی درویش رحمہ اللہ نے محدثُ العصر حضرت علامہ بنوری علیہ الرحمۃ کے سانحۂ ارتحال پر بتاریخ ۱۲رربیع الثانی ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۹۷۸ء حوالۂ قرطاس وقلم کیا تھا، جب حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تخصص فقہِ اسلامی جامعہ بنوری ٹاؤن میں زیرِتعلیم تھے، جو کہ آج سے تقریباً ۳۴ سال قبل کی بات ہے۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی ذاتی ڈائری سے ہدیۂ قارئین ہے۔

تیری ٹھوکر میں پڑا مرزائیت کا تاج ہے

لُٹ گیا گلشن بہاروں کا مزہ جاتا رہا
حسرتا سب لالہ زاروں کا مزہ جاتا رہا
غم کی بدلی بزم میں ہے ہر طرف چھائی ہوئی
میکدہ میں میگساروں کا مزہ جاتا رہا
کس قدر بے کیف ہیں یہ محفلیں تیرے بغیر
لوٹ آئیں گی کہاں وہ رونقیں تیرے بغیر
تیری محفل کے لئے آنکھیں ترستی ہیں مری
ٹوٹ کر آنکھیں بھی مرقد پر برستی ہیں مری
روشنی اسلام کی دنیا میں پھیلاتا رہا
حق سے برگشتہ کو سیدھی راہ پر لاتا رہا
مدتوں طاغوت کی طاقت سے ٹکراتا رہا
تیرے دم سے وہ غرورِ قادیاں جاتا رہا
مجلس ختم نبوت کا مسلّم تاجدار
حضرت علامہ انور شاہؒ کا اِک یادگار

عمر بھر حق کے لئے لڑتا رہا مردانہ وار
دوریٔ منزل سے گھبرایا نہ تیرا راہوار
علم کے میدان میں بھی سب سے تو آگے رہا
رحمتیں اللہ کی ہوں تجھ پہ بے حد بے شمار
دین احمد مصطفیٰ ﷺ کی تو نے رکھی لاج ہے
تیری ٹھوکر میں پڑا مرزائیت کا تاج ہے
حق کی خاطر ہر مصیبت کو کیا تو نے قبول
تو نہ ہوتا تھا کبھی زخمِ حوادث سے ملول
زندگی کی کیا تری اس کے سوا تعبیر ہو
خوگرِ حمد خدا و خوگرِ عشق رسول
دیں کی خاطر تجھے رنج والم منظور تھا
یہ زمانے میں ترے اسلاف کا دستور تھا

....

www.banuri.edu.pk